رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۷

عام چندہ سالانہ پیشگی چار روپے (للعہ)

ہر پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر انگریزی ماہ کی ۶-۱۳-۲۰-۲۷ تاریخوں کو فاروق نکلتا ہے

ایڈیٹر میر قاسم علی

فاروق

جلد (۱۰) مورخہ ۲۰ اپریل سنہ ۱۹۲۵ء مطابق ۲۵ رمضان المبارک سنہ ۱۳۴۳ھ نمبر (۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ سالانہ دربیرونجات سنہ مساوی بین سے

اصحاب بجائے بکشت اپنے پتہ کی تبدیلی کی اطلاع دیں

بحضور خلیفہ میر ۱۱ اپریل

بیاں ہو کیا ترے اوصاف کا اے فخر رسل
شمار ہو نہیں سکتا ترے فضائل کا
عزیز رکھے نہ کیونکر تجھے ہر اک مومن
نہ کیوں ہوں خوش ترا دیدار دیکھ کر دیندار
خلافت و شرف و سروری و سرداری
ہر ایک علم میں یکساں تجھے مہارت ہے
ہیں آج تیری بدولت ہر ایک علم میں طاق
مرا اپیل بھی تیرے حضور پہنچا ہے
ہوں سات ماہ سے میں مبتلائے رنج و الم
بغیر جرم ہمیں تو سزائیں دیتے ہیں
یہ عدل کیا ہے الٰہی یہ مصلحت کیسی
ترے زمان خلافت میں آج تک مینے
خدا کیواسطے قاسم کی جلد سن فریاد

ملی ہے نامور ی تجھ سے نامداروں کو
کوئی بھی گن نہیں سکتا فلک کے تاروں کو
وہ کون ہے۔ جو نہ چاہے خدا کے پیاروں کو
نشاط عید سے ہوتا ہے۔ روزہ داروں کو
ہے فخر ذات مبارک پہ تیری۔ چاروں کو
بلند و پست برابر ہے شہسواروں کو
نہ تھی تمیز الف۔ بائین جن گنواروں کو
لگی ہیں ٹھوکریں جس میں کہ ذمہ داروں کو
چھڑا دے جلد اب اس غم سے غم کے ماروں کو
بری وہ کرتے ہیں اصلی قصوروواروں کو
کہ جس سے مر یہ پڑا یا ستم شعاروں کو
سنا نہیں کبھی مایوس امیدواروں کو
لگا دے مرہم شافی تو دلفگاروں کو

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ خدا کے فضل سے بخیریت ہیں۔

(۲) حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالیٰ نے صحت عطا فرمائی ہے۔ کیقدر ضعف و کمزوری کی شکایت ہے۔ احباب دعا کرتے رہیں کہ شافی مطلق اس مبارک وجود کو دیر تک ہمارے سروں پر زندہ اور قائم رکھے۔ آمین

(۳) **انوار الاسلام** نام لکھنؤ کی احمدیہ جماعت نے ایک شاندار اخبار پندرہ روزہ شائع کیا ہے جسکے ایڈیٹر مرزا حسام الدین احمد اکبر آبادی ایک مخلص احمدی ہیں۔ اخبار ۲۰×۲۶ کی تقطیع پر ۱۲ صفحہ کا ہوتا ہے اس میں بہائی مذہب پر زوردار تنقید کیجاتی ہے۔ دیگر مضامین بھی صداقت سلسلہ احمدیہ و جواب مخالفین اسلام کے ہوتے ہیں۔ کاغذ لکھائی چھپائی اخباری حیثیت سے اچھی ہے۔ قیمت سالانہ صرف عمر غیر مذاہب سے عہدہ برہ ہونا بہت ہی کم ہے۔ احباب اس اخبار کی توسیع اشاعت کیلئے ضرور کوشش کریں کیونکہ سلسلہ احمدیہ کا یہ پرچہ یو۔ پی کے مشہور شہر لکھنؤ سے نکلنے لگا ہے۔ اگر احمدی دوست اسکی حوصلہ افزائی کریں تو ہو نہار پرچہ ہے ترقی کریگا۔ درخواست خریداری ایڈیٹر صاحب انوار الاسلام امین آباد بارک لکھنؤ کے نام ہونی چاہیئے۔

(۴) **معذرت** فاروق ٹھیک وقت پر ۶-۱۳-۲۰ اپریل کو طبع ہو کر شائع ہوا مگر پوسٹماسٹر جنرل پنجاب کیطرف سے منظوری نہ آنیکی وجہ سے دونوں پرچے بالکل تیار پڑے رہے ڈاکخانہ میں نہیں ڈالے گئے۔ آخر ۲۰ روز بعد جب منظوری آئی تو اخبار ڈاکخانہ میں بھیجے گئے۔ آئندہ انشاء اللہ وقت پر روانہ ہونگے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعودؑ کا دوسرا نایاب مکتوب

گذشتہ اخبار میں حضور علیہ السلام کا وہ پہلا مکتوب جو مولوی امام الدین صاحب منصف پیرو توریت و انجیل کے نام تھا درج ہو چکا ہے۔ اور اسمیں مینے وعدہ کیا تھا۔ کہ حضورؑ کا دوسرا گرامی نامہ اگلے پرچہ میں نقل کرونگا تو آج وہ دوسرا مکتوب گرامی درج کیا جاتا ہے

(ایڈیٹر)

مکتوب گرامی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی

میرے دوست جناب مولوی امام الدین صاحب سلمہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

عنایت نامہ پہنچا میں بہ افسوس سے لکھتا ہوں۔ کہ بباعث بعض موسمی بیماریوں کے آپکے خط کا جواب لکھنے سے قاصر ہوں۔ دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپکو خوش رکھے۔ اور بوجہ ضعف بشریت ایک غلطی جو آپ کے خیال پر غالب آرہی ہے۔ اوسکو رفع و دفع فرماوے۔ کہ ہر ایک ہدایت اسی کی طرف سے ہے۔ اور انشاء اللہ میرا ارادہ ہے۔ کہ براہین احمدیہ کے کسی محل پر آپ کا جواب لکھوں۔ نہ بحث کی غرض سے بلکہ اس غرض سے کہ ہادی مطلق اس کے ذریعہ سے آپ کو راہنمائی کرے۔ مگر میرے نزدیک اس سے پہلے مناسب ہے کہ آپ بائبل کے ان مقامات کی صاف طور پر تشریح کر دیں۔ جن سے نہ صرف یہ بات قطعاً معلوم ہوتی ہے۔ کہ وہ قصص و احکام خدا تعالیٰ کا کلام نہیں۔ بلکہ یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ کسی عقلمند و متقی و دیندار کا بھی وہ کلام نہیں ہو سکتا۔ بائبل میں بعض بیانات عقل و طبعی کے برخلاف ہیں۔ اور بعض خدا تعالیٰ کے تقدس اور اس کی پاک تعلیم کے برخلاف اور بعض اسکے انبیاء کی شان کے برخلاف اور بعض ایسے امور ہیں۔ جو حال کی تحقیقاتوں سے جھوٹے ثابت ہو گئے ہیں۔ مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ قرآن شریف اجمالی طور پر تمام امور ضروریہ علمی و عملی کا جامع اور تمام معارف و حقایق پر بطور ایجاز و اجمال مشتمل ہے۔ اور خود خدا تعالیٰ نے تفصیل کا حوالہ اپنے رسول کی طرف کر دیا ہے۔ جہاں فرمایا ہے کہ جو کچھ رسول دے وہ لے لو۔ اور جس چیز سے منع کرے اوس سے باز آجاؤ۔ اور اگر فرض کے طور پر یہ خیال کیا جاوے۔ کہ بغیر بائبل کے تکمیل قرآن شریف نہیں ہو سکتی۔ اور اگر بائبل کو قرآن شریف کے ساتھ پڑھا جائے۔ تو پھر کوئی حکم اور کوئی دینی صداقت باہر نہیں رہے گی۔ تو یہ بھی خیال خام اور گمان باطل ہے۔ اگر آپ کو سیر احادیث نبویہ ہو کہ کسقدر صدہا جزئیات متعلق حقوق عباد و معاملات و حقوق باری عز اسمہ وغیرہ اُن میں مندرج ہیں۔ اور پھر کسقدر فقہا نے اُن جزئیات کی تشریح کرنے کے وقت اجتہاد سے کام لیا ہے۔ اور کسقدر مسائل پیدا ہو گئے ہیں۔ تو آپ کو اقرار کرنا پڑے ہاں بڑے زور سے اقرار کرنا پڑے۔ کہ اُن ضروری امور سے تمام بائبل خالی ہے۔ تو پھر ہم بائبل کی نیستی کا شکوہ کہاں لے جائیں اور کس کے پاس جاکر رو دیں۔ شکا تو یہ ہے۔ کہ انجیل اور توریت کی حالت کی نسبت یہ آیت نہایت موزون معلوم ہوتی ہے۔ واتمما اکبوس نفخہا انہوں نے اپنی قوم کو جن کے ہاتھ میں صدہا سال سے یہ کتابیں ہیں۔ کیا فائدہ پہونچایا ہے۔ جو آپ کو بھی پہونچائیں گے۔ جن کے گندہ اور غیر مہذب بیانات کی بڑی فاضل انگریز جان بورٹ ولائل وغیرہ جیسے قائل ہو گئے ہیں۔ آپنے انمیں کیا دیکھ لیا۔ کہ آپ قائل نہیں ہوتے۔ خدا تعالیٰ رحم کرے۔

ربّ اغفر ربّ ارحم ولا تھدی نفس الا بفضلک ورحمتک وتوفیقک والسلام علی من اتبع الھدیٰ

خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۸۸۹ء

فاروق کا حجم

خدا کے فضل پر بھروسہ کر کے توکلاً علی اللہ میں نے اس نمبر سے فاروق کی ڈیوڑھی ضخامت کر دی ہے۔ یعنی بجائے ۸ صفحہ کے جو مدت سے فاروق کے مقرر تھے اب ۱۲ صفحہ کر دیئے ہیں۔ تاکہ مضامین بھی زیادہ ہوں۔ اور خریداران فاروق بھی خوش رہیں لیکن اس اضافہ سے فاروق کے اخراجات میں بھی ڈیوڑھا اضافہ ہو گیا ہے۔ پہلے ۸ صفحہ پر ایک سو روپیہ ماہوار کا خرچ تھا۔ اب ۱۲ صفحہ کیلئے ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار صرف ہو گا۔ جسکا پورا کرنا خریداران فاروق کا فرض ہے۔ اور مجھے قوی امید ہے کہ احباب جلد سے جلد کم از کم ۲۵۰ خریدار پیدا کر کے فاروق کے اخراجات پیش آمدہ کا بار ہلکا کر دینگے۔ ورنہ مجبوراً پھر مجھے وہی ۸ صفحہ کر دینے ہونگے۔ کیونکہ بغیر موجودہ خریداران میں ۲۵۰ خریداروں کی زیادتی کے ۱۲ صفحہ پر فاروق کا شائع ہونا محال ہو گا۔

دوستو! میری یہ درخواست اگر واجبی ہے اور آپ پسند کرتے ہیں کہ فاروق زندہ بھی رہے اور صحت کے ساتھ ۱۲ صفحہ پر ہر ہفتہ شائع ہوا کرے۔ تو تھوڑی سی تکلیف گوارا فرما کر ۲۵۰ خریدار بنا دو یہ کوئی مشکل امر نہیں ہے اگر موجودہ خریداران صرف ایک ایک خریدار جدید بھی عطا کر دیں تو یہ مشکل ایک ماہ سے پیشتر آسان ہو کر تعداد مطلوبہ پوری ہو سکتی ہے۔ مینے اسکا کاغذ بھی پہلے سے چھاپ کر دیا ہے اب آپکا فرض ہے کہ خواہ اسکو ترقی دو خواہ تنزل۔

جو میرا کام تھا وہ میں نے پہلے ہی کر دیا۔ اب آپ کا فرض باقی ہے۔ دیکھئے آپ اسکو کب تک ادا کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۲۵ء

احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے

(۳)

گذشتہ نمبر میں ہمنے یہ دکھلکر بتا دیا ہے کہ اسلام کی جو تعریف آنحضرت صلعم نے فرمائی ہے۔ اوسکے پورے مصداق بفضلہ تعالیٰ احمدی ہیں۔ اور انکو کافر اور مرتد قرار دینے والے خود کافر اور مرتد ہیں۔ اور وہ آنحضرتؐ کی فرمودہ تعریف اسلام کے مصداق نہیں ہو سکتے۔ جب تک کہ وہ خدا کے مامور مسیح محمدی پر ایمان نہ لائیں۔ اور جس مسیح کے وہ منتظر ہیں۔ وہ محض خیالی اور وہمی موعود ہے۔ اور اس کا دوبارہ دنیا میں آنا عقل و نقل کے صریح خلاف ہے۔ اس نمبر میں ہم یہ دکھائیں گے۔ کہ ہمارا اور ہمارے مخالفین مدعیان اسلام کا جو اختلاف ہے۔ وہ بعینہٖ یہود و نصاریٰ کے اس اختلاف کے مشابہ ہے۔ جو انکو اسلام کے ساتھ ہے۔ اور ہم اپنے دعوے پر احمدیت اور سلسلہ کے دشمن مولوی ثناء اللہ صاحب کی گواہی پیش کرینگے۔ تاکہ دشمن کی شہادت سے بھی ہمارا دعوے ثابت ہو جائے وباللہ التوفیق۔

احمدیوں اور غیر احمدیوں کا منصب

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سلسلہ حقہ احمدیہ کی مخالفت میں ہر ناکردنی اور ناگفتنی سے دریغ نہ کرتے ہوئے خدا و رسول اور مخلوق کسی سے بھی نہیں ڈرتے اور نہیں شرماتے۔ اور اس رشت خوبی پر وہ اترتے ہوئے جامہ میں پھولے نہیں سماتے۔ مگر خدا کی شان نے ان کی قلم و زبان سے ایسے بیان دلوا دیئے۔ جو آج ہمیں اپنی پوزیشن اور غیر احمدی مسلمانوں کا منصب قرار دینے میں نہایت آسانی ہوگئی۔ اور مخالف کی گواہی سے ہی ہمارا دعویٰ مدلل ہوگیا۔ ہم ہمیشہ یہ کہتے تھے۔ کہ حسب پیشگوئی مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم آخری زمانہ میں مسلمان اور ان کے علماء مثیل یہود و نصاریٰ ہو جائیں گے۔ اور قدم بہ قدم یہود و نصاریٰ کی مطابقت کرینگے۔ اور اسکا ثبوت ہمنے متعدد کتابوں۔ رسالوں۔ اخباروں میں دیا۔ یہانتک کہ ہمارے دست نگر امرتسری فاضل نے بھی آخر کار ہمارے اور اپنے منصب کو قائم کر کے تسلیم کر لیا کہ واقعی احمدیوں سے غیر احمدیوں کا وہی تعلق ہے۔ جو یہودیوں کا عیسائیوں سے۔ اور عیسائیوں کا مسلمانوں سے۔ یعنے جسطرح عیسائی فرقہ یہودیوں سے ایک نبی زائد مانتا ہے۔ اور مسلمان عیسائیوں سے ایک نبی زائد مانتے ہیں۔ اسیطرح احمدی جماعت مسلمانوں سے ایک نبی زائد مانتی ہے۔ چنانچہ امرتسری فاضل کے الفاظ یہ ہیں۔

امرتسری فاضل کا اپنی یہودیت پر اقرار باللسان

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ایڈیٹر اہل حدیث

اپنے اخبار مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۱۱ء میں اپنی یہودیت عیسائیت کا اسطرح اقرار باللسان کرتے ہیں۔ کہ

(۱) "ہم مسلمانوں کا اور مرزائیوں کا اسیقدر فرق ہے جو عیسائیوں اور محمدیوں میں ہے۔ کہ ایک فریق دوسرے کی نسبت ایک رسول زیادہ مانتا ہے"

(صفحہ ۲ کالم اوّل سطر ۸ و ۹)

اس عبارت کا مطلب صاف ہے کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں وہی فرق ہے۔ جو عیسائیوں اور محمدیوں میں ہے۔ آگے چلکر اس کی مزید توضیح کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ

(۲) "ہمارا حق ہے۔ کہ ہم (احمدی) مشن پر وہ سوالات کریں۔ جو آپ (احمدیوں) کے رسول (مرزا صاحب) کی رسالت کے منافی ہوں۔ جس طرح عیسائی اور آریہ وغیرہ آنحضرت صلعم کی رسالت پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور مسلمان ان اعتراضات کو اٹھاتے ہیں"

(صفحہ ۲ کالم ۲ سطر ۱۲ تا ۱۸)

یہاں کھولکر اقرار کر لیا ہے۔ کہ جس طرح ایک عیسائی منکر نبوۃ محمدیہ آنحضرتؐ پر غلط اور بے بنیاد یہودی اعتراضات کرتا ہے۔ اسکے ہی نقش قدم پر چلکر غیر احمدیوں کا حق ہے کہ وہ نبوت مسیح موعود علیہ السلام پر معترض ہوں۔ یہ تو مولوی فاضل نے غیر احمدیوں اور اہلحدیث کی مماثلت بہ نصاریٰ کا لسانی اور زبانی اقرار کیا ہے۔ مگر ہم محض اقرار زبانی پر ہی اکتفا نہ کرینگے بلکہ تصدیق بالقلب کرا کر چھوڑیں گے۔ اگرچہ امرتسری فاضل نے اقرار باللسان سے ایک ماہ بعد تصدیق بالقلب کی ہے۔ مگر شکر ہے کہ کر تو لی اور وہ تصدیق بالقلب اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۱۱ء میں رجسٹری ہو چکی ہے۔ جو یہ ہے کہ

(۳) "ہمارا اور مرزائیوں کا فرق عیسائیوں اور محمدیوں یا موسائیوں (یہودیوں) اور عیسائیوں کا سا ہے۔ جس طرح ان دونوں میں یہ تمیز ہے کہ ایک دوسرے سے ایک رسول زیادہ مانتا ہے۔ اسیطرح قادیانی امت ہم مسلمانوں سے زیادہ مرزا صاحبؑ کو رسول مانتے ہیں"

(صفحہ ۱ کالم دوم)

احمدی مصدق اور غیر احمدی مکذب ہیں

الحمدللہ کہ مطلع صاف ہوگیا اور غیر احمدیوں کے دست و بازو امرتسری اہلحدیث نے احمدیوں اور غیر احمدیوں کی پوزیشن الگ الگ قائم کر دی اور بلا تاویل یہ بتا دیا۔ کہ احمدیوں کی پوزیشن غیر احمدیوں کے مقابلہ میں وہی ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے متبعین کی عیسائیوں کے مقابلہ میں ہے۔ اور دوسری مماثلت غیر احمدیوں کی یہودیوں سے ہے۔ یعنی جو حیثیت یہودیوں کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صادق پیروکاران کے مقابلہ میں ہے۔ وہی غیر احمدیوں کی احمدیوں سے ہے۔ گویا احمدی مثیل ہیں۔ ایک صادق رسولؐ کے ماننے والوں صحابہ کرام کے اور سچے رسول عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے حواریوں کے۔ اور غیر احمدی مثیل ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منکران محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کافران حضرت عیسلے علیہ السلام کے۔ اور اچھی طرح بتا دیا کہ جسطرح عیسائیوں سے بڑھ کر مسلمان آنحضرت صلعم کو ایک زائد رسول مانتے ہیں۔ اور جس طرح عیسائی حضرت عیسلے علیہ السلام کو بمقابلہ یہودیوں کے ایک زائد رسول مانتے ہیں۔ اسی طرح احمدی حضرت مرزا صاحب مسیح موعودؑ کو غیر احمدیوں کے مقابلہ میں ایک زائد رسول مانتے ہیں۔ نتیجہ صاف اور کھلا ہوا ہے۔ کہ اگر مسلمان بمقابلہ عیسائیوں کے آنحضرتؐ کو زائد رسول ماننے میں صادق ہیں۔ تو لاریب احمدی بھی مرزا صاحب کو بمقابلہ غیر احمدیوں کے زائد رسول ماننے میں برسر حق ہیں۔ اور ایسا ہی اگر عیسائی بمقابلہ یہود کے حضرت عیسلے علیہ السلام کو ایک زائد رسول ماننے میں عنداللہ مومن اور سچے ہیں۔ تو اسی طرح احمدی بھی حضرت مسیح موعودؑ کو بمقابلہ غیر احمدیوں کے ایک زائد رسول ماننے میں راستباز اور حقیقی مومن ہیں۔ اور بالعکس اگر یہودی عیسلے علیہ السلام کے انکار سے مغضوب اور کافر ہوئے ہیں۔ تو مثیل یہود جو بہ تسلیم امرتسری غیر احمدی ہیں۔ وہ بھی حضرت مسیح موعودؑ کے انکار سے کافر اور گمراہ ہیں۔ ایسا ہی اگر عیسائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انکار سے ضالین اور کافر ہیں۔ تو لاریب بقول امرتسری مثیل نصاریٰ غیر احمدی بھی مسیح محمدی کے انکار سے مغضوب و کافر ہیں۔ لہٰذا امرتسری کی گواہی سے جو بقرار صالح اس نے بیان کی ہے ہماری اور غیر احمدیوں کی پوزیشن واضح ہوگئی۔ اور دونوں میں یہ تمیز قرار پا گئی۔ کہ جو ایک زائد رسول کو ماننے والا گروہ ہے۔ وہ صادق اور مومن اور راستباز ہے۔ اور وہ احمدی گروہ ہے۔ اور جو اس زائد رسول کا انکار کرنیوالا گروہ ہے وہ باغی۔ ضال۔ مضل اور کافر و مغضوب ہے فللہ الحمد۔

ہر دو فریق کے متعلق قرآن کا فتویٰ

{مندرجہ بالا جو دو گروہ امرتسری}

کی شہادت و تصدیق سے متبین ہو گئے ہیں۔ ایک احمدی گروہ جو ایک رسول زائد مانتا ہے۔ دوسرا غیر احمدیوں کا جو اس زائد رسول کا انکار کرتا ہے۔ اب ان دونوں کے حق میں قرآن مجید کا فتوے ملاحظہ فرمالیجئے۔

احمدی گروہ مصدقین الرسل تو دبنا اٰمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاھدین کا مصداق اور غیر احمدی گروہ مکذبین الرسل لست مرسلا ویل نظنکم کذبین کہنے والوں کا قرار پایا۔ جن کے حق میں خدا تعالیٰ نے یہ فتوے صادر کیا کہ

ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ و یریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذلک سبیلا اولئک ھم الکافرون حقا واعتدنا للکفرین عذابا مھینا

یعنے جو لوگ اللہ اور اسکے رسولوں سے منکر ہوتے ہیں۔ اور جو چاہتے ہیں کہ اللہ اور اسکے رسولوں کے ماننے میں تفرقہ کریں۔ اور جو بعض رسولوں کو مانتے ہیں۔ اور بعض کا انکار کرتے ہیں۔ نہ صرف یہی کہ یہہ کفر مخفی رکھتے ہیں۔ بلکہ زبان سے بھی کہتے ہیں۔ کہ ہم بعض کو مانتے ہیں۔ اور بعض کو نہیں مانتے (جیسے یہودی اور عیسائی اور غیر احمدی) اور چاہتے ہیں۔ کہ اسکے بیچ بیچ میں راہ نکالیں۔ یہی لوگ پکے کافر ہیں۔ گو یہ اپنے آپکو مومن کہیں۔ انہیں کافروں کے لئے ہمنے ذلت کا عذاب طیار کر رکھا ہے۔

اور احمدی جماعت جو مثل حواریوں اور صحابہؓ کے غیر احمدیوں اور عیسائیوں سے زائد ایک رسول کی تصدیق کرتی ہے۔ اسکے لئے قرآنی بشارت یہ ہے

والذین اٰمنوا باللہ ورسلہ ولم یفرقوا بین احد منھم اولئک سوف یؤتیھم اجورھم وکان اللہ غفورا رحیما۔

اور جو لوگ ایمان لائے۔ اللہ اور اسکے سب رسولوں پر اور کبھی رسول کے ماننے میں تفرقہ نہیں کرتے یہ وہ لوگ ہیں۔ جن کو اونکا اجر اور ثواب جلد ملیگا۔ اور اللہ ان کی کمزوریوں کو ڈھانکنے والا بڑا رحیم ہے۔

دیکھو یہ ہے وہ فتوے جس پر نہ لوہے کی نہ پتھر کی نہ ربڑ کی کوئی خود ساختہ مہر ہے بلکہ اسپر وہ آسمانی مُہر ہے۔ جو مصنوعی اور خانہ ساز یا بازاری کنندہ شدہ نہیں اور بفضل خدا یہ واضح ہوگیا۔ کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام اور پسندیدہ خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔ اور غیر احمدیوں میں وہ حقیقی اسلام نہیں۔ خواہ وہ کچھ بھی تاویلیں گھڑیں۔ اور اسلام کا دعوے کریں۔ وہ ہرگز ہرگز مسلمان نہ ہونگے۔ جب تک کہ خدا کے مرسل مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق نہ کریں۔

احمدی و غیر احمدی کا مکالمہ

احمدی ہی سچے مسلمان اور عنداللہ مومن ہیں۔ اس دعوے کا ہم بطور مکالمہ فیصلہ کرتے ہیں۔ ذرا غور سے ملاحظہ فرمائیں۔ یہ احمدی اور غیر احمدی کا مکالمہ ہے جس سے حقیقت بالکل آشکارا ہو کر احمدیوں کا مسلمان ہونا۔ اور غیر احمدیوں کا کفر ظاہر ہو جائیگا۔

احمدی۔ حضرت مسیح ابن مریم اسرائیلی رسول کے مبعوث ہونے سے قبل تمام یہودی بروئے پیشگوئی توریت و دیگر صحف انبیاء کسی مسیح کے منتظر تھے یا نہیں؟

غیر احمدی۔ سب یہودی بیشک ایک مسیح موعود کے منتظر تھے۔ اور اب تک ہیں۔

احمدی۔ جس مسیح کے وہ منتظر تھے وہ مسیح آپکے خیال اور عقیدہ کے رو سے بنی اسرائیل میں آیا یا نہیں؟

غیر احمدی۔ ہمارے عقیدہ میں وہ موعود موسیٰؑ جس کا نام مسیح عیسلے ابن مریم تھا۔ خدا کی طرف سے یہودیوں میں آیا۔ اور آکر چلا بھی گیا۔

احمدی۔ اسکے آنے پر یہود بنی اسرائیل نے کیا کیا؟

غیر احمدی۔ یہودی دو گروہ ہو گئے۔ ایک گروہ انپر ایمان لایا۔ اور ایک گروہ نے انکار کیا۔ فامنت طائفۃ من بنی اسرائیل وکفرت طائفۃ۔

احمدی۔ یہودیوں میں سے ایک گروہ نے کیوں، کس کا انکار کیا۔ جبکہ وہ اسکے منتظر تھے؟

غیر احمدی۔ یہود نے اس بنا پر اس کی تکذیب کی کہ انکے خیال میں ایسا مسیح آنیوالا تھا۔ جو انکو سلطنت دلوائیگا۔ داؤدؑ کے تخت پر بٹھائیگا۔ تمام دنیا میں یہودیت پھیلائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور لوگوں کو مالا مال بنائیگا۔ اور عیسےٰ ابن مریم میں یہ باتیں موجود نہ تھیں۔ اسلئے انہوں نے اس کے موعود ہونیسے انکار کیا۔ اور کہا کہ موعود مسیح نہیں آئیگا۔ جب تک اس سے پہلے الیاس نبی جو آسمان پر گیا ہُوا ہے واپس نہ آئے۔ الیاس آیا نہیں۔ اور یہ مدعی ان پیشگوئیوں کا مصداق نہیں جو مسیح موعود کے آنے کی توریت وغیرہ کتب انبیاء میں درج ہیں۔ لہذا یہ جھوٹا مسیح ہے۔ اور سچا مسیح اسکے علاوہ ہے جو کسی وقت آئیگا۔ اور یہود کے خیال میں آج اپریل ۱۹۲۵ء تک بھی وہ نہیں آیا۔ انکو ابھی تک بدستور سابق اس کا انتظار ہے۔

احمدی۔ کیا اس انکار میں یہودی سچے ہیں۔ اور حواری جو مسیحؑ پر ایمان لائے جھوٹے؟

غیر احمدی۔ حواری عند اللہ و عند الرسول و عندنا مسیح ابن مریم کی تصدیق میں صادق ہیں۔ اور یہودی اس کے انکار و تکذیب میں کاذب اور نافرمان۔

احمدی۔ یہود نے جو مسیح ابن مریمؑ کی تکذیب کی وہ دلائل اور برہان اور بروئے پیشگوئی ہائے کتب سابقہ کی تھی یا محض بیدلیل اور بے ثبوت بدنیتی اور ضد سے؟

غیر احمدی۔ یہودیوں نے تکذیب تو بزعم خود دیانت اور بروئے پیشگوئی ہی کی تھی۔ مگر در اصل ضد اور عداوت اور بدنیتی سے تھی۔ اسلئے وہ باطل تھی۔

احمدی۔ کیا حواریوں نے اور خود مسیح ابن مریمؑ نے انکو اپنے دعوے مسیحیت کا ثبوت معجزات و نشانات وغیرہ سے نہیں سنایا تھا۔ اور انکے تکفیری و تکذیبی و انکاری دلائل کی تردید نہیں کی تھی؟

غیر احمدی۔ مسیح ابن مریم نے اور انکے حواریوں نے تو نہایت مدلل طور پر کھول کھول کر انکو سمجھایا اور بڑے بڑے نشانات اور معجزات دکھائے۔ اور انکے تمام اعتراضات کا رد کیا۔ مگر وہ کسی طرح بھی قائل نہ ہوئے اور نہ ایمان لائے تکذیب پر ہی مصر رہے۔

احمدی۔ جو ثبوت اپنی صداقت کا اور جو تردید یہود کے اعتراضات واردہ کی مسیح ابن مریمؑ اور حواریوں نے پیش کی وہ یہود کے نزدیک صحیح اور اثبات دعویٰ کے لئے کافی تھی۔ یا آپ کے نزدیک ہی درست تھی؟

غیر احمدی۔ یہود اگر اس کو صحیح اور درست سمجھتے تو وہ مان ہی کیوں نہ جاتے۔ اور انکار ہی پر کیوں اصرار کرتے۔ ان کے نزدیک وہ سب غلط اور فضول تھی لیکن ہمارے نزدیک اور خدا و رسول کے نزدیک وہ کافی اور درست تھی۔

احمدی۔ آپکے اور خدا و رسول کے نزدیک ان دلائل اور ثبوتوں کے صحیح اور درست اور کافی ہونیکا کیا ثبوت ہے۔ اور یہودیوں کا ان دلائل کو فضول اور غلط سمجھنا کس دلیل سے باطل ہے؟

غیر احمدی۔ چونکہ مسیح ابن مریمؑ خدا کے سچے رسول اور نبی تھے۔ اور ہم انکو صادق اور راستباز مانتے ہیں اسلئے ہم جانتے ہیں۔ کہ مسیحؑ کے سب دلائل اور ثبوت جو اپنی صداقت کے انھوں نے پیش کئے صحیح تھے۔ اور یہودی چونکہ مکذب مسیح اور انکے دعوے کے منکر تھے۔ اسلئے ان کا دلائل صداقت کو نہ ماننا اور سب کو غلط و فضول قرار دینا باطل ہے۔

احمدی۔ کیا مصدقین کی شہادت مکذبین پر حجت ہو سکتی ہے۔ یعنے جو شخص ماننے والا کسی رسول کا ہو وہ اگر اپنے مانے ہوئے پیشوا کی سچائی پر گواہی دے یا کوئی روایت تصدیقی پیش کرے اس کی وہ گواہی اس شخص پر جو کہ اس رسول کا منکر ہے حجت اور دلیل ہو سکتی ہے یا نہیں؟

غیر احمدی۔ ہمارا علم یہی ہے۔ کہ ہمیشہ ماننے والوں اور تصدیق کرنیوالوں کو ہی انبیاء کے حالات عادات تعلقات۔ چال چلن پاکیزگی۔ اعجازات و نشانات کے بارے میں گواہ پیش کیا جاتا ہے۔ نہ مکذبین اور منکرین کو۔ کیونکہ منکر کب بھلی بات کہنے لگا۔ وہ کیوں صداقت کی گواہی دینے لگا۔ اسلئے مصدقین کی گواہی بیشک قابل قبول ہے۔ چاہے مخالف پر حجت نہ ہو۔ اور وہ اس کو نہ مانے۔ مگر عقلاً کوئی وجہ اس گواہی کے رد کرنیکی نہیں ہو سکتی۔ بجز اسکے کہ شاہد مذکور کا جھوٹا اور فریبی مکار جعلساز دغاباز فاسق فاجر ہونا ظاہر ہو جائے۔

احمدی۔ کیا یہودیوں میں عالم اور درویش اور صوفی اور گدی نشین اور مفتی اور مولوی اور اہلحدیث نہ تھے؟ اگر تھے۔ تو اس طبقہ علماء و صوفیاء و سجادہ نشینان و مفتیان نے بھی مسیح ابن مریمؑ کے دلائل سنکر سر تسلیم خم نہ کیا۔ کیا یہ مقدس گروہ بھی باوجود عالم توریت و صحف انبیاء اور وارث انبیاء ہونیکے مسیح کے دعوے پر ایمان نہ لایا۔ یا جسقدر منکر یا کافر مسیح کے ہوئے وہ سب بے علم۔ جاہل۔ گنوار۔ کندہ ناتراش اور بازاری عوام الناس ہی تھے؟

غیر احمدی۔ یہودیوں میں بڑے بڑے جبہ پوش احبار اور رہبان عالم و فاضل و مولوی و اہلحدیث اور صوفی موجود تھے۔ اور انہیں مقدسین شرفاء نے مسیحؑ پر تکفیر کے فتوے لگائے۔ اور عوام کو تکذیب پر آمادہ کیا۔ خود بھی منکر ہوئے اور دوسروں کو بھی قبول حق سے روکدیا۔ یہ غلط ہے۔ کہ منکرین مسیحؑ بیعلم۔ جاہل۔ گنوار بازاری لوگ تھے۔ نہیں وہ سب صوفی ملاں درویش سرگروہ قوم تھے۔

احمدی۔ آخری بات جو فیصلہ کن ہے۔ اب اسکا جواب دیجئے۔ جبکہ تمام بنی اسرائیل یعنے امت موسوی یہودی ایک موعود مسیح کے منتظر تھے۔ تو اسکے آنے پر جو وہ دو گروہ ہو گئے۔ ایک ماننے والوں کا دوسرا نہ ماننے والوں کا۔ یہ اختلاف جو ان میں ہُوا۔ تو کیا یہ موعودؑ کی تعیین میں ہُوا۔ یا نفس پیشگوئی میں؟ یعنے وہ سب کے سب ماننے والے اور نہ ماننے والے دونوں اس پیشگوئی پر تو ایمان رکھتے تھے۔ کہ بنی اسرائیل میں ایک مسیح موعود آنیوالا ہے۔ پس نفس پیشگوئی میں تو باہمی کوئی اختلاف نہ تھا۔ دونوں پیشگوئی پر ایمان رکھتے تھے۔ اب اختلاف شروع ہُوا تو تعیین موعود میں ہُوا۔ یعنے جب ایک شخص نے انمیں سے اُٹھ کر یہ دعوے کیا۔ کہ وہ موعود جس کی تمکو حسب پیشگوئی ہائے توریت وغیرہ انتظار تھی وہ میں ہوں۔ اور خدا نے مجھے مسیح موعود بنا کر تمہاری طرف بھیجا ہے۔ اس دعوے مدعی کو سنتے ہی یہودی دو فریق ہو گئے۔ ایک وہ جس نے تصدیق کی دوسرا وہ جس نے تکذیب کی۔ یہ اختلاف جو ہُوا تو تعیین موعود میں ہُوا اور اسوقت ہُوا جب ایک شخص نے موعود ہونے کا دعوے کیا۔ پس یہ نصف النہار کی طرح معلوم ہو گیا کہ ماننے اور نہ ماننے والوں کا اختلاف اس امر میں ہُوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ ایک فریق نے کہا پیشگوئیوں کا مصداق آنیوالا موعود یہی مدعی مسیحیت ہے۔ جسکا نام مسیح عیسےٰ ابن مریمؑ ہے۔ اور دوسرے منکر فریق نے کہا کہ نہیں وہ پیشگوئیوں کا موعود یہ نہیں ہے۔ وہ کوئی دوسرا ہے۔ جو ابھی نہیں آیا۔ پھر آئیگا۔ پس پیشگوئی تو صحیح ہے۔ مگر اس کا مصداق موعود مسیح یہ شخص مدعی مسیحیت ابن مریم نہیں اسپر وہ پیشگوئیاں چسپاں نہیں ہوتیں۔ وہ کوئی اور ہے۔ سوائے اس اختلاف کے دونوں فریق ایک کتاب کو ماننے والے ایک شریعت کو ماننے والے ایک خدا کو ماننے والے ایک قبلہ کو ماننے والے تھے۔ اختلاف تھا۔ تو یہ کہ ایک فریق کے نزدیک وہ آنیوالا موعود آگیا جس کا نام مسیح عیسےٰ ابن مریمؑ تھا۔ اور دوسرے فریق کے نزدیک وہ موعود ابھی آیا نہ تھا۔ وہ کوئی اور تھا جو پھر آئیگا۔ اور یہ وہ موعود نہیں۔

بس یہی اختلاف اسوقت احمدیوں اور غیر احمدیوں میں ہوا۔ کہ مسیح موعودؑ کی پیشگوئی پر دونوں فریق متفق تھے۔ آگے اختلاف ہوا تو تعیین موعود میں ہوا احمدیوں نے حضرت مرزا صاحبؑ کو مصداق پیشگوئی مان کر تصدیق کی۔ اور مومن بنے۔ اور غیر احمدیوں نے تکذیب کر کے کفر کا راہ لیا۔ اور مثیل یہود و نصاریٰ بنے۔ کہ تعیین میں اختلاف کیا۔ جیسا کہ عیسائیوں اور یہودیوں نے تعیین موعود میں اختلاف کر کے آنحضرت صلعم کا اور مسیح ابن مریمؑ کا انکار کیا اور کافر ہو گئے۔ اسی طرح غیر احمدی انکار مسیح محمدیؐ سے کافر ہوئے

فثبت المدعا

فاروق کے لئے دوبارہ اپیل

ہم حسب وعدہ ترقی اشاعت کیلئے میں اپنی تجویز پیش کر دیتا ہوں۔ اگر پسندیدہ ہو تو اسپر عمل فرماویں۔ ورنہ جو بہتر تجویز آپ کے خیال میں ہو وہ کریں۔ مگر جلد ہو جو کچھ ہو۔ آپ اگر اپنا یہ فرض سمجھ لیں کہ جتنے احمدی دوست آپکے شہر یا قصبہ یا گاؤں میں تعلیم یافتہ لکھے پڑھے ہیں۔ اونمیں سے کوئی بھی ایسا نہ ہو سلسلہ کا ایک ایک پرچہ نہ خریدے۔ تو ممکن نہیں کہ سلسلہ کے ہر ایک اخبار کا ایک ایک ہزار خریدار نہ ہو جائے۔ یہ ممکن ہے۔ کہ بعض دوست یہ عذر کر دیں۔ کہ ہم گنجائش نہیں رکھتے۔ ہم غریب ہیں۔ یا ہمیں اخبار پڑھنے کی فرصت نہیں۔ یا فلاں احمدی کے پاس اخبار آتا ہے۔ ہم وہاں سے پڑھ لیتے ہیں۔ یا اخبار چونکہ باقاعدہ نہیں نکلتے۔ اسواسطے خریدنے کو دل نہیں چاہتا۔ وغیرہ وغیرہ حیلے پیشکر کے آپکو ٹالدیں۔ مگر آپ کمر ہمت باندھ کر کے سب عذرات کو سنکر بھی اسپر آمادہ رہیں۔ کہ ضرور انکو ایک نہ ایک پرچہ خریدنا ہوگا۔ تاکہ اخبار والوں کی یہ درخواست ایک دفعہ پوری کر دیجائے۔ کہ ہمارے ایک ہزار خریدار پر دو تین اخبار کو باقاعدہ اور دلچسپ دیکھ لو۔ اسلئے کوئی حیلہ یا عذر نہ سنا جائیگا اور اخبار خریدنا ہوگا۔ چندہ اخبار اگر یکمشت نہیں دے سکتے۔ تو دو مرتبہ چھ چھ ماہ کا دو۔ دو روپیہ کر کے ادا کرو۔ مگر خریدو ضرور۔ اور یہ طریق بالکل بند کر دیا جائے کہ ایک احمدی اگر کسی پرچہ کو خریدتا ہے تو اس سے لیکر دیگر ایسے احمدی بھی جو خریداری اخبار کی طاقت رکھتے ہیں۔ پرچہ پڑھ لیتے ہیں۔ اسطرح بھی اخبارات سلسلہ کی اشاعت بہت کم ہو جاتی ہے ہرگز اپنا پرچہ کسی با استطاعت احمدی کو پڑھنے کیلئے نہ دینا چاہیئے۔ سوائے غیر احمدیوں یا غیر مسلموں یا کم استطاعت احمدیوں کے۔ یہی وہ راز ہے جس سے یورپ کے اخبارات لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوتے ہیں۔ یورپ میں دوسرے کا اخبار لیکر پڑھنا نہایت ہی ذلت کا موجب اور تہذیب کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔ اسلئے ہر ایک شخص خود اخبار خرید کر پڑھتا ہے۔ ہمارے پنجاب میں ہی ہندو اخبارات کا یہی حال ہے۔ کہ وہ دوسرے سے اخبار لیکر بہت کم پڑھتے ہیں۔ اور خود خریدتے ہیں جس سے ہندو آریہ اخبارات کی اشاعت ہزاروں تک پہنچ جاتی ہے۔ لہذا آپ اپنے گرد و پیش کے لکھے پڑھے احمدیوں میں سے ایک بھی ایسا نہ رہنے دیں جو سلسلہ کا کوئی نہ کوئی پرچہ نہ خریدے۔ ایسا کرنے سے آپ چند دنوں میں اپنے اخبارات کی اشاعت کو بھی ہزاروں تک پہنچا کر احمدی قوم کی زندگی اور ترقی کا ثبوت دوسروں کی نظروں میں دکھا دینگے۔ اور یہ ماننے کیلئے میں ہرگز طیار نہیں کہ آپ کے احمدی احباب میں سے کوئی بھی آپکی بات کو نہیں مانیگا۔ یا اونمیں سے کوئی بھی لکھا پڑھا نہیں یا ان میں سے کوئی بھی اخبار خریدنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ یا ان میں سے کوئی بھی اخبارات سلسلہ کی بہتری اور ترقی اشاعت کا خواہاں نہیں ہیں اور بہت ہیں۔ لیکن اونکو زبردست تحریک کرنیوالا کوئی نہیں ہوتا۔ جو انہیں مجبور کر دے۔ کہ وہ اخبار کو خریدیں۔

فاروق کا چندہ صرف للکھ روپیہ سالانہ ہے۔ ہر ماہ میں چار بار شائع ہوتا ہے۔ سلسلہ کی تائید اور اسلام کی تصدیق اور مخالفین اسلام کے اعتراضات اور دشمنان احمدیت کے مقابلہ میں مضامین لکھتا ہے۔ جتنی بھی اس کی اشاعت زیادہ ہوگی اتنا ہی وہ مفید اور دلچسپ مضامین لکھنے اور لکھانے پر قادر ہوگا۔ تو کیا آپ کے احمدی دوستوں میں سے دو چار دوست ہی ایسے نہیں۔ جو ایک سال میں ۴ روپیہ سلسلہ کے اخبار کی امداد میں دیسکیں۔ اگر ایک بار نہیں دیسکتے تو چھ چھ ماہ کی دو قسطوں میں دو۔ دو روپیہ کر کے ہی نہیں دیسکتے؟ ایسے ہیں اور بہت ہیں۔ مگر آپ نے انکو توجہ دلائی نہ کبھی تحریک کی۔ نہ ان پر زور ڈالا۔ نہ انکو خریداری پر مجبور کیا۔ معمولی طور پر کہدیا۔ انہوں نے بھی دفع الوقتی کر کے کچھ ہاں یا نہ کا جواب دیدیا اور آپ خاموش ہو گئے۔ اور سمجھ لیا۔ کہ میں نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ مگر یہ طریق سرسری احساس کا ہے۔ حقیقی احساس کا نہیں۔ آپ اسقدر زور دیں۔ کہ وہ مجبور ہو جائیں۔ اور ان کے ہاں یا نہ پر اکتفا نہ کریں بلکہ اوسیوقت ان سے سالانہ چندہ چار روپیہ یا ششماہی دو روپیہ وصول کر لیں۔ اور جب سب کی رقم آپ کے ہاتھ میں آجائے تو بذریعہ منی آرڈر دفتر فاروق میں ارسال کر دیں۔ منی آرڈر کی فیس اسی میں سے لگا دیں۔ اسطرح کرینگے تو آپ اپنا فرض ادا کرنیوالے کہلائیں گے۔ اور فاروق کے اجراء کا ثواب لیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک خاص درخواست

گذشتہ سال مجھے ماہ ۱۳۲ روپیہ کا نقصان فاروق سے ہُوا ہے۔ اسلئے فاروق کو میں ٹھیک وقت پر آخری سہ ماہی میں جاری نہ رکھ سکا۔ اس نقصان کے پورا کرنے کے لئے بھی آپ سے درخواست ہے اور وہ اس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ہمدردان فاروق میں سے دس خریدار ایسے اُٹھیں۔ جو ایک سال کیلئے دس روپیہ سالانہ چندہ امدادی عطا کریں۔ اور چالیس خریدار ایسے باہمت ہوں جو پانچ روپیہ چندہ ایک سال کیلئے عطا فرماویں۔ تو یہ نقصان کچھ پورا ہو جائیگا امید ہے کہ فاروق کی برادری میں ایسے احباب بکثرت ہونگے جو دس اور پانچ روپیہ سالانہ ایک سال کیلئے عطا فرما کر ثواب امداد حاصل کریں۔

قلمی امداد کی درخواست

یہ بھی ضرورت ہے۔ کہ ناظرین فاروق میں سے ۲۴ ایسے اہل قلم احباب ہوں۔ جو فاروق کیلئے قلمی امداد بھی سال بھر تک کرتے رہیں۔ اور وہ اس طرح کہ ہر ماہ میں ایک مضمون اخبار فاروق کے لئے لکھ کر بھیجدیا کریں۔ جو اخبار کے دو صفحوں پر آسکے۔ اور ان چوبیس دوستوں کا یہ حتمی اور یقینی وعدہ ہو کہ وہ ہر ماہ میں ایک مضمون فاروق کے دو صفحوں کے لئے بلا ناغہ خواہ کچھ بھی ہو ضرور لکھ بھیجا کرینگے۔ محض وقتی وعدہ نہ ہو۔ بلکہ وہ وعدہ ہو جسکا ایفاء اپنے اوپر فرض ہو جائے۔ اور یہ مضمون یا تو سلسلہ احمدیہ کی صداقت پر یا اسلام کی تائید میں یا مخالفین اسلام ہندو۔ آریہ۔ عیسائی۔ بابی و بہائی کے اعتراضات کے جواب یا تردید میں یا حالات حاضرہ پر اسلام کے نقطہ نظر سے نہایت مدلل مکمل مہذب شائستہ عالمانہ مفید عام ہوں۔ اس قلمی امداد سے فاروق ضرور عام دلچسپی پیدا کر کے ترقی کرے گا۔ اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہو کر آئندہ اپنے بقاء و قیام کیلئے راہ تلاش کر لیگا۔ ایسے قلمی معاونین خدا کے فضل سے احمدیہ جماعت میں صدہا موجود ہیں۔ جو لکھنا جانتے ہیں۔ مگر بے پروائی سے اسطرف راغب نہیں ہوتے حالانکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے بارہا خطبوں میں اس امر پر زور دیا ہے۔ کہ ہماری جماعت کے اہل قلم احباب سلسلہ کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے تائیدی و تصدیقی مضامین لکھ کر اخبارات سلسلہ کو بھیجا کریں۔ اور ہر ایک تعلیم یافتہ احمدی مضامین نویسی کی مشق کرے۔ اس سے اخبارات ہی عام جماعت کے خیالات کا آئینہ بن سکتے ہیں۔ اور مختلف طرز طریق کے مفید و دلچسپ مضامین اخبارات سلسلہ میں شائع ہو نیسے اخبار عام پسندیدگی حاصل کر سکتے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ ہمارے احباب نے اسطرف ذرا بھی توجہ نہیں کی۔ اب میں للہ آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپکو خدا نے جبکہ یہ قابلیت دی ہے۔ کہ آپ خدا کے قائم کردہ سلسلہ اور خدا کے اسلام کی تائید و تصدیق میں مضامین لکھ سکتے ہیں۔ تو پھر آپ کا اس فرض سے غافل رہنا قابل اعتراض ہے۔ لہذا آپ ہمت کریں۔ اور کچھ وقت صرف کر کے محنت سے ہر ماہ میں ایک مضمون فاروق کیواسطے لکھ کر ضرور ارسال فرماتے رہا کریں۔ اور یہ بڑا کام نہیں ہر ماہ میں ایک مضمون لکھنے کیلئے بہت وقت درکار نہیں۔ صرف توجہ مطلوب ہے۔ آپ وعدہ کریں۔ اور اس وعدہ کا ایفاء کریں۔ میں یہ بھی عرض کر دیتا ہوں۔ کہ اگر آپ فاروق کو ہر ماہ ایک مضمون حسب تفصیل بالا لکھ کر ارسال فرماتے رہیں گے۔ تو اگر آپ اپنی شان کے خلاف نہ سمجھیں تو اس کے معاوضہ میں فاروق بلا قیمت آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا رہے گا۔ پس مجھے ۲۴ معاون قلمی امداد دینے والے اس سال کیلئے مطلوب ہیں۔ جو یہ وعدہ کریں وہ بذریعہ کارڈ مطلع فرماویں۔ میں انکے اسماء گرامی رجسٹر معاونین میں درج کر لوں۔ اور وہ مضمون بھی ماہ رواں کی قسط کا لکھکر ارسال فرماویں۔

ہمارے شاعر

شعر بھی حکمت ہوتے ہیں بشرطیکہ کہ صداقت کی تائید میں ہوں اور ایک ایک شعر سو سو صفحہ کے مضامین سے بڑھ کر بعض اوقات مؤثر اور باعث ہدایت ہو جاتا ہے۔ ہماری جماعت میں بفضل الٰہی متعدد شاعر موجود ہیں۔ جو عمدہ اور دلکش نظم لکھ سکتے ہیں۔ مگر وہ بھی لاپروائی کے مریض نظر آتے ہیں۔ مجھے فاروق کیلئے چار شاعروں کی امداد مطلوب ہے۔ جو ہر ماہ میں کم از کم بیس بیس شعر صداقت و تائید سلسلہ میں لکھ کر ثواب حاصل کیا کریں۔ پس میں اپنے احباب میں سے چار شعراء کو پکارتا ہوں۔ کہ وہ فاروق کو اپنی خداداد ذہانت شعری سے مشرف فرما کر ہر ماہ میں ایک ایک نظم لکھ دیا کریں۔ تا عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہونگے۔ امید ہے کہ جلد سے جلد مجھے چار دوستوں کی طرف سے پختہ وعدہ کے خط پہنچ جائیں گے۔ جو بغیر عذر ہر ماہ میں ایک ایک نظم بھیجتے رہیں گے۔ جس کے اجر کے اللہ تعالیٰ سے امیدوار رہیں۔

آخری التماس

یہ جو کچھ میں نے فاروق کیمتعلق عرض کیا ہے۔ بتوکل علی اللہ کیا ہے۔ میں نہیں جانتا آپ کے دلپر اسکا کیا اثر ہوگا۔ اگر آپ نے اسکو معمولی اپیل فاروق کی سمجھی اور بدستور سابق یہی خیال کر لیا۔ کہ اخبار انکا کام ہی ہے کہ شور مچاتے رہیں۔ اور ہمارا فرض یہی ہے کہ پڑھ کر سرہانے رکھ لیں یا ردی میں پھینکدیں۔ تو فاروق چل چکا۔ اب تو وہ آپ کے سر چڑھ کر داغ جُدائی دیجائیگا۔ اور میں بری الذمہ ہوں۔ میں موجودہ حالت میں اسکو کسی طرح بھی نہیں چلا سکتا جب تک آپ اس کی طرف دلی ہمدردانہ توجہ نہ فرماویں۔ مجھ سے اسوقت اتنا ہی بن پڑتا تھا کہ میں مختصراً صحیح واقعات کو آپ کے گوش گذار کر دوں۔ اور آئندہ اس کی زندگی اور موت کا آپکو ذمہ دار ٹھہراؤں۔ اب آپ کا اختیار ہے۔ جو راہ آپ پسند کریں اس پر فاروق کو ڈالدیں۔ چاہیں اسکا علاج کریں تو چاہیں تو اپنے ہاتھوں اسکو جنازہ پڑھکر دفن کر دیں۔

اس پرچہ کو جو احمدی پڑھے وہ اپنے آپ کو اس اپیل کا مخاطب سمجھے۔ یہ اپیل ہر احمدی اخبار میں شائع کرنے سے ہے:۔

اور اسکے جواب کا میں انتظار کروں گا۔ اور انشاء اللہ سابقہ اپیل کے جواب مع شکریہ احباب مع اس اپیل کے جواب کے اخبار میں شائع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا ویدک دھرم عالمگیر مذہب ہو سکتا ہے؟

(۱)

آریہ سماج کے مشہور اخبار پرکاش لاہور مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۲۳ء صفحہ ۱۵ پر ایک مضمون میری نظر سے گذرا۔ جو ایک آریہ مہاشہ رام رتن صاحب شرما سب اور سیر اکولہ علاقہ برار نے لکھا ہے۔ اس مضمون میں نامہ نگار مذکور نے اپنے سماجی بھائیوں میں روحانی کمی کا افسوس کرتے ہوئے مشورہ دیا ہے کہ اہل اسلام کے ساتھ مباحثات کرنے کے لئے سوائے رامچندر صاحب دہلوی اور مرادی معل صاحب سکندر آبادی کے اور کوئی نظر نہیں آتا۔ اسلئے آریوں کو چاہیئے کہ بہت جلد رامچندر صاحب کی شاگردی اختیار کریں تاکہ ان کی زندگی میں ہی ان جیسے پہلوان تیار ہو جائیں تا یہ تحریک جس بے بسی کی مظہر ہے۔ وہ تو شرما صاحب کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ لیکن جن دہلوی پنڈت صاحب کی شاگردی کے لئے آریہ صاحبان کو ابھارا جاتا ہے۔ وہ پنڈت صاحب کس پایہ کے عالم ہیں؟ اسکا جواب آریہ سماج دیگی۔ کہ مہاشہ رامچندر صاحب دہلوی نے اصل سنسکرت میں چاروں ویدکس مشہور برہمچاری یا سنیاسی سے بیقاعدہ پڑھے ہیں۔ اور عربی میں پنڈت کالیچرن صاحب سے جو کسی آریہ یونیورسٹی کے مولوی فاضل ہیں۔ پڑھ کر کس دار العلوم یا اسلامی مشہور عالم سے قرآن و حدیث تحصیل فرما کر دستار فضیلت حاصل کی ہے۔ تبھی تو کوئی ان کی شاگردی میں رہکر مباحثات کے میدان کا پہلوان بن سکتا ہے۔ والا اوخویشتن گم است کرا رہبری کند۔

مہاشہ رامچندر صاحب کی شاگردی سے بجز جنگ زرگری کے حاصل ہی کیا ہو سکتا ہے۔ بہرحال اکولوی شرما صاحب کی یہ تجویز ہے معلوم نہیں آریہ سماج نے اسپر کہانتک عمل کیا ہے۔ مگر مہاشہ نامہ نگار آگے ایک اور خوش فہمی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

آریوں کی لاف زنی

"آریہ سماج ایک سچا مذہب ہے۔ اور اسکے عقیدوں پر کوئی اعتراض کرنا تو ایک طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا۔ آریہ ویرو تم نے تو یورپ اور امریکہ میں جاکر آریہ بنانے ہیں۔ تم نے تو دنیا کے چپہ چپہ میں ویدک ناد بجانا ہے الخ"

آریہ مہاشہ کی یہ ڈینگ پڑھ کر مجھے حیرت ہوئی۔ کہ وہ کونسے ویدک عقائد ہیں جن پر اعتراض کرنا تو درکنار۔ انکی طرف آنکھ اٹھا کر بھی کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ اگر مہاشہ شرما نے اس خیال سے یہ لکھا ہے۔ کہ ویدک عقائد دراصل ایسے کمزور اور باطل ہیں۔ کہ کوئی شخص انپر نہ اعتراض کرتا ہے۔ نہ ان کی طرف آنکھ اٹھا کر ہی دیکھتا ہے۔ تو بالکل درست ہے۔ اور اگر اسکا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ ایسے زبردست اور علم و عقل کے مطابق ہیں۔ تو یہ نری خوش فہمی ہے۔ اور مناسب ہے۔ کہ بجائے ان کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کے قلم چلا کر اپنے برادران وطن کو دکھا دیا جائے۔ کہ آپ نے جو سمجھ رکھا ہے۔ وہ محض وہم و خیال خام ہے۔ نہ کہ حقیقت و صداقت۔

معلوم نہیں کہ آریہ سماج نے کس ویدک دھرم کا دنیا کے چپہ چپہ میں بگل بجانا ہے۔ اور کن عقائد کو پیشکر کے یورپ اور امریکہ کو آریہ بنانا ہے۔ اور کس تعلیم کو دکھا کر مسلمانوں کو اپنی طرف بلانا ہے۔ اور کس خوبی کو جتا کر دیانندی پنتھ پھیلانا ہے۔ یہ ساری لاف زنی محض ناواقفی اور ویدک دھرم یا دیانندی مت سے ناآشنائی کی بنا پر ہے۔

میرا دعوے

میں خدا کے فضل سے علی اعلان یہ کہتا ہوں۔ کہ آریہ سماج میں کثرت سے ایسے آریہ مہاشہ ہیں۔ جن کو قطعاً یہ پتہ ہی نہیں۔ کہ ویدک دھرم کی کیا تعلیم ہے۔ ۹۹½ فی صدی ان میں وہ لوگ ہیں۔ جنھوں نے وید تو رہے ایک طرف بانی آریہ سماج پنڈت دیانند صاحب کی تصانیف اور آریہ لٹریچر پڑھا بھی نہیں۔ صرف سُن سُنا کر ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی بھیڑوں کیطرح ایک کے پیچھے دوسرا چل رہا ہے۔ جن کی اپنے مذہب سے واقفیت کا یہ حال ہو وہ یہ دعوے کریں۔ کہ ہمارا مذہب دنیا کے چپہ چپہ میں پھیلیگا۔ عجیب خیال ہے۔ ہمارے آریہ دوست میرے اس دعوی کا شاید انکار کر دیں۔ اسلئے میں ان کی تشفی کیلئے اپنے اس دعوی پر کہ ۹۹ فیصدی آریہ سماج میں ویدک دھرم اور ویدوں کی تعلیم سے ناآشنا مہاشوں کی بھرتی ہے۔ ان کی اپنی شہادتیں پیشکرتا ہوں۔

ناظرین یہ ٹھوس مضمون ہے۔ جو نہایت محنت سے لکھا گیا ہے۔ اور آریہ سماج کے ساتھ گفتگو کرنے والوں کیلئے بڑی کارآمد اور کثیر معلومات کا ذخیرہ جمع کر دیا ہے۔ اس مضمون کے مختلف نمبروں میں آریہ مذہب پر نئے معلومات اور جدید طرز سے علمی اور عقلی و نقلی گفتگو کی جائے گی۔ ناظرین فاروق اخبار کے ان نمبروں کو محفوظ رکھیں ضائع نہ کر دیں۔ انشاء اللہ ایسا جامع مضمون دوسری جگہ نہ ملیگا۔ وباللہ التوفیق

آریہ سماج کی علمی واقفیت

پہلی شہادت

لاہور سے آریوں کا ایک رسالہ "مارتنڈ" نام سے نکلتا ہے۔ اس کا شیو برت لال ورمن ایم۔ اے آریہ ایڈیٹر اکتوبر ۱۹۱۰ء کے رسالہ میں آریہ سماج کی حالت کا فوٹو اسطرح کھینچتا ہے کہ

"حقیقت یہ ہے۔ کہ دنیا میں آریہ سماج ہی ایک ایسا گروہ ہے۔ جس کے درمیان قریب قریب **نوّے فیصدی آدمی ویدوں سے ناواقف** کرم کانڈ (مذہبی رسوم) سے ناواقف اور شاستروں کے مطالب سے ناواقف نظر آوینگے۔ مگر ہاں شور مچانے اور دوسروں پر پھبتیاں اڑانے میں ان کو کمال ہے کتنے اخبار نویس سنسکرت سے واقف ہیں یہی ایک تمہاری مجلس مکروری تمکو خاموش رہنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیلئے کافی ہے۔ کتنے افسوس کی بات ہے۔ کہ باوجود اس چھبیس ۲۶ برس کام کرنے کے ایک بھی آئیڈیل شخصیت سماج نے نہیں پیدا کی۔ جن کو لیڈر کہا جاتا ہے۔ وہ بھی ڈھلمل یقین ہیں۔ نہ سارا تیتر نہ سارا بٹیر۔ آدھا تیتر آدھا بٹیر۔" (مارتنڈ صفحہ ۱۲ و ۱۳)

آگے دوسری شہادت ملاحظہ کرو۔ جو اس سے بڑھ کر ہے۔

دوسری شہادت آریہ سماج کا سیکنڈ سوامی جس کا سابق نام کرپا رام تھا۔ پھر سوامی درشنانند بن گیا۔ وہ اپنے ایک ٹریکٹ میں آریہ سماج وچھووالی لاہور کے آریوں کا حال اس طرح لکھتا ہے۔ کہ

(۱) "(آریہ سماج وچھووالی) کے اندر بجائے گوردت جیسے رشی دیانند کے بھگت کے وہ اپدیشک (واعظ) لیکچر دیتے ہیں۔ جن کو آریہ سماج کے پہلے نیم (اصول) تک کی ماہیت معلوم نہیں۔" ص۲

(۲) "آریہ بچارے ویدک دھرم کو تمام سنسار (دنیا) میں پھیلانے سے ... مایوس ہو چکے ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ جب پچیس ۲۵ سال کے اندر ہم ایک بھی وید کے جاننے والا پیدا نہیں کر سکے تو ہم سارے سنسار میں کس طرح ویدوں کا پرچار کر سکیں گے۔" ص۵

(۳) "بھلا جس سماج کے پردھان شودر ہوں۔ اس سماج کے دوسرے ممبر کیسے ہونگے۔ لہٰذا وہ بھی شودر ہیں۔ پس وہ سماج جس کے پردھان (پریزیڈنٹ) اور سبھاسد (ممبر) سب ہی شودر ہوں۔ کسطرح آریہ سماج کہلا سکتا ہے۔" ص۷

(آریہ سماج وچھووالی مصنفہ درشنانند مطبوعہ بلاقول راجپوت پریس گزٹ لاہور۔

تیسری شہادت آریہ سماج کا کرشن بی اے اپنے "رشی نمبر" مورخہ نومبر ۱۹۲۰ء کے صفحہ ۱۸ پر آریہ "سماج اور وید" کے عنوان سے لالہ دیوی چند ایم۔ اے آریہ پرنسپل دیانندی ہائیسکول ہوشیارپور کا مضمون درج کرتا ہے۔ جسمیں لکھا ہے

"آریہ سماج وید کی طرف سے غافل رہی ہے جہاں رشی وید کے بھاشیہ کو چھوڑ گیا تھا۔ وہاں کا وہاں ہی ہم نے اسے پڑا رہنے دیا۔ سماجوں کی طرف سے کوئی ایمانداری اور نیک نیتی سے یہ کوشش نہیں ہوئی کہ رشی کے بھاشیہ (تفسیر) کو مکمل کرایا جاوے۔ اس بھاشیہ کا انگریزی اور دیگر زبانوں میں ترجمہ کرایا جاوے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ آریہ سماج کے برگزیدہ آتماؤں میں بھی وید کی صداقت پر شک ہو گیا ہے۔ میں اس امر کے اقرار میں نادم ہوں۔ کہ آریہ سماج نے وید کے عالم پیدا کرنے میں نہ تو کوشش کی ہے۔ اور نہ ہی عالموں کی جو اس کے پاس آئے قدر کی ہے۔" ص۲۸

(اخبار پرکاش لاہور کا رشی نمبر مورخہ نومبر ۱۹۲۰ء)

چوتھی شہادت لاہور کا سدرشن آریہ اخبار آریہ گزٹ" ۱۵ جون ۱۹۲۲ء میں زیر سرخی "آریہ سماج شتھل کیوں ہے۔" لیڈنگ آرٹیکل لکھتا ہوا واویلا کرتا ہے کہ

"آریہ سماجی کتنے ہیں۔ جنہوں نے کبھی یہ کوشش کی ہے۔ کہ ہم بھی وید پڑھیں کہتے ہوئے لجیا (شرم) آتی ہے۔ لیکن کہنا پڑتا ہے۔ کہ کئی آریہ سماجی ایسے ہیں۔ جنہوں نے آجتک وید کی شکل بھی نہیں دیکھی۔ وہ مذہب ہی کیا ہے۔ جسکے پیرو اپنی مذہبی کتب کا پاٹھ ہی نہیں کرتے۔ سوامی (دیانند) جی نے ویدوں اور شاستروں سے انتخاب کر کے ستیارتھ پرکاش تیار کیا۔ لیکن اس کی طرف بھی توجہ نہیں دی جاتی۔ اب ضرورت پڑی ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش کا سار (خلاصہ) تیار کیا جائے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ لوگوں کا رجحان طبیعت کس طرف ہے۔ سوآدھیائے (ویدخوانی اور شاستر دانی) کے باب میں۔ اگر آریہ سماج کا مقابلہ دوسرے مذاہب (اسلام اور سکھ ازم) کے ساتھ کیا جائے۔ تو آریہ سماج کی ناک کٹ جائے۔ اور وہ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہے۔"

(آریہ گزٹ لاہور ۲ ہاڑھ سمت ۱۹۷۹ بکرمی)

پانچویں شہادت گوروکل کانگڑی کے آریہ پروفیسر سدھا کر ایم اے اخبار آریہ اخبار پرکاش رشی نمبر مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۹ء میں آریہ سماج کی سب سے بڑی ضرورت کے نیچے فریاد کرتے ہیں۔ کہ

"رشی دیانند نے وید اور ویدک سنسکرتیا کے پرچار کو آریہ سماج کی سب سے بڑی ضرورت تصور کیا ہے۔ آریوں کیلئے وید کا پڑھنا پڑھانا سننا سنانا پرم دھرم (مذہب کی جڑ بنیاد) بتلایا ہے۔ کیا آریہ سماج اپنی اس سب سے بڑی ضرورت کو پورا کر رہا ہے؟ اس کا جواب تسلی بخش نہیں ہے۔ اگر دیکھا جاوے کہ رشی دیانند کے پیچھے آریہ سماج نے وید کے سمجھنے اور سمجھانے کا کیا کیا پربندھ (انتظام) کیا ہے۔ تو سوائے مایوسی کے اور کچھ نہیں سوجھتا۔" (پرکاش رشی نمبر ص۱۴)

چھٹی شہادت ماسٹر آتما رام آریہ جو آریہ سماج کے لیڈنگ ممبر ہیں۔ اور ایک اخبار "ہتکاری" نام سے امرتسر میں نکالا کرتے تھے۔ جنہوں نے کئی مباحثات بھی دیگر ... مذاہب کے علماء سے کئے جو "دیانند جیون چرتر" کے مصنفین میں سے ہیں۔ جنہوں نے دیانند جی کو "مہارشی" کا ٹائٹل اپنی بارگاہ سے عطا فرمایا ہے۔ اُن کے علم و فضل کے متعلق لالہ منشی رام جی عال خرد ھانند اپنے اخبار ست دھرم پرچارک میں فرماتے ہیں۔ کہ

"کیا ماسٹر جی یہ دعوے کر سکتے ہیں۔ کہ جو ویدوں کے معنی مطلب وہ اپنے لیکچروں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں ظاہر کیا کرتے ہیں۔ وہ محض وید منتروں کو دیکھنے سے ہی اُنپر افشار ہو گئے تھے۔ وید انگ مول یعنے متن تو شاید ماسٹر (آتما رام) جی سمجھ ہی نہیں سکتے۔ رشی دیانند کی محض سنسکرت تفسیر بھی اگر اُن کے سامنے رکھی جاوے۔ تب بھی شاید وہ سمجھ نہ سکیں گے۔ جب تک کہ پنڈتوں کا کیا ہوا آریہ بھاشا (ہندی ترجمہ) پڑھنے اور اس پر غور و خوض کرنے کی انکو اجازت نہ دیجاوے۔" بقدر الحاجۃ (ست دھرم پرچارک نمبر ۱۸ جلد ۱۶ مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۰۴ء)

ساتویں شہادت لالہ منشی رام جی جو آجکل شردھانند بنکر شدھی کے کام میں مصروف ہیں۔ وہ جس زمانہ میں گوروکل کانگڑی (آریہ ویدک سکول ہردوار) کے گورنر بنے ہوئے تھے۔ اسوقت انکی قابلیت اور سنسکرت دانی کے متعلق آریوں کے سیکنڈ سوامی درشنانند سابق کرپا رام اپنے ایک ٹریکٹ میں جسکا نام منشی رام کی آخری بھینٹ ہے۔ اور جو راولپنڈی پریس میں ۸ صفحہ کا طبع کرا کر شائع کیا تھا۔ یہ سرٹیفکیٹ عطا فرماتے ہیں کہ

"کون آریہ وِدوان ہے۔ جو آپکو گوروکل تو ایک طرف پاٹھ شالا (پرائمری سکول) کا بھی آچاریہ (ماسٹر) بنانے کے لائق سمجھتا ہے۔ گوروکل کے آچاریہ کیواسطے جس لیاقت کی ضرورت ہے۔ وہ آپکو اس جنم تو کیا۔ اگلے جنم میں بھی نہیں ہوسکتی جیس طرح پنجاب میں شادی کے غرض مند کھتریوں نے نائیوں (حجام) کو راجہ کا خطاب دیدیا۔ ایسے ہی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ناواقف ممبروں نے آپ کو آچاریہ بنا دیا۔ آپ کسی پنڈت منڈلی میں جاکر اسبات کی سندلے آویں۔ کہ آپ آچاریہ کہلانے کے لائق ہیں۔ آریہ سماج کے سدھانت (اصول و عقائد) آپ کو آتے نہیں۔ آریہ شاستروں (وید وغیرہ) کے متعلق آپ کو کوئی خبر نہیں۔ بن بیٹھے گوروکل کے آچاریہ (استاد) ٹریکٹ مذکور ص۵

آٹھویں شہادت ویدک کالج کے طالب علموں کی نسبت کالج پارٹی کا اخبار آریہ گزٹ ۶ نومبر ۱۹۰۲ء.... کے پرچہ میں مہتہ رادھا کرشن آریہ کارکن کالج کا مضمون شائع کرتا ہے۔ جس کی سُرخی ... ہے "دیانند انگلو ویدک کالج میں سنسکرت کی تعلیم اور اسکا طلباء پر اثر" اس سرخی کے نیچے مہتہ صاحب لکھتے ہیں کہ

"یونیورسٹی کی ڈگریاں حاصل کرانے کے لئے دیانند کالج اسبات پر مجبور ہوتا ہے کہ وہ اپنے طالب علموں کو اپنشد اسی ڈھنگ پر پڑھاوے جسطرح پر کہ شنکر آچاریہ نے انکو سمجھا ہے۔ (جو دیانندی تعلیم کے بالکل خلاف ہے۔ فاروق) اپنے طالب علموں کے دلوں میں ایسات کو بٹھلاوے کہ اپنشدوں کی تعلیم نویں ویدانت کے موافق ہے۔ (اور دیانندی) ویدک اصولوں کے سخت مخالف ہے۔ فاروق) رگوید کے پڑھتے ہوئے حصوں کو سائن آچاریہ کے بھاشیہ کے مطابق پڑھاوے اور اس تعلیم سے طلباء کو بتلاوے کہ ویدوں میں سچ مچ ان مضامین کا بیان ہے۔ کہ جن کی تعلیم انکو دیجاتی ہے۔ (مثلاً گھوڑے کا عورت سے صحبت کرنا۔ یا برہماجی کا اپنی لڑکی کا پیچھا کرنا۔ اور اسکا ہرنی ہوکر بھاگنا اور ان کا ہرن بنکر اس کو پکڑنے کی کوشش کرنا وغیرہ۔ جیساکہ قدیم ہندو مانتے ہیں۔ فاروق۔

اگرچہ آریہ سماج اپنی ساری طاقت سے یہ ڈنکا بجا رہا ہے۔ کہ سائن آچاریہ اور مہیدھر کی تفسیریں ٹھیک نہیں ہیں تو بھی دیانند کالج کو مجبوری سے ان تفسیروں کے ست اور ٹھیک ہونے کی تعلیم دینی پڑتی ہے اور یہ تعلیم اس طرح کی ہے۔ کہ جس سے طالب علم اپنی زندگی کے بقیہ حصہ میں آریہ گرنتھوں (دیانندی کتابوں) کو اس ڈھنگ پر پڑھنے کے لائق ثابت ہوتے ہیں۔ اور ویدک دھرم کے پیروکار ہونے کی بجائے وہ دیانندی کالج میں تعلیم پاکر ویدوں کے خلاف ہو جاتے ہیں۔ خواہ یہ کہ ویدوں کو یورپ کے علماء کی مانند ایک دل لگی سمجھتے ہیں۔"

(منقول از دیباچہ ہندی سوانحعمری دیانند مصنفہ لالہ رام بلاس شاردا اجمیر ص۱۲۸)

یہ شہادتیں ہمارے اس دعوے کے ثابت کرنے کیلئے کافی سے زیادہ ہیں۔ کہ آریوں میں ویدوں کے جاننے والے تو رہے درکنار۔ معمولی دیانندی کتابوں کو بھی پڑھنے والے نہیں رہے۔ ویدک دھرم ویدک دھرم کی زبانی چیخ پکار سے سمع خراشی کرتے ہیں۔ ان گواہوں کے بیان جو آریوں کے مقتدر لیڈر ہیں۔ غور سے پڑھو تو معلوم ہو جائیگا۔ کہ آریہ سماجی واقعی ۹۹ فیصدی اپنی مذہبی کتب سے جاہل ہیں۔ اور اس جہالت پر ویدک دھرم کا جھنڈا تمام دنیا میں گاڑنے کا خبط ہو رہا ہے۔ اس سے اگلے نمبر میں آریوں کے اندرونی۔ اخلاقی اور عملی حالات کا نقشہ اُتار کر دیانندیوں کو بتائیں گے۔ کہ کیا یہی وہ مذہب ہے۔ جس کا چپہ چپہ پر جھنڈا گاڑا جائیگا۔

اطلاع خریداران اخبار کے پتوں کی چٹیں چھپوائی جا رہی ہیں۔ اگر کسی خریدار کا پتہ غلط ہو تو وہ جلد اپنا صحیح پتہ لکھ کر بھیجدیں۔ تاکہ وہ چھپوایا جائے۔

(مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیحی صاحبان سے ایک ہزار سوال حل طلب

حضرت قبلہ ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مشنری امریکہ نے عیسائی صاحبان کی خدمت میں ایک ہزار سوال جواب کیلئے بذریعہ اخبار صادق پیشکر نیکا وعدہ کیا تھا۔ جسمیں سے قریباً ۴۰ سوال شائع فرمائے تھے۔ کہ آپ تبلیغ کیلئے بحکم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ امریکہ تشریف لے گئے۔ اور وہ سلسلہ بند ہوگیا۔ اب خاکسار ایڈیٹر فاروق کی تحریک پر حضرت مفتی صاحب قبلہ نے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ وہ اس سلسلہ کو فاروق کیلئے دوبارہ جاری فرماکر ناظرین فاروق کو شکر گذاری کا موقعہ بخشیں گے الحمد للہ کہ سلسلہ اسی سُرخی سے فاروق میں جاری ہیگا۔ جب تک کہ ہزار سوال پورا نہ ہو جائے۔ آج شروع سے اس کو نقل کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ یہ ایک مفید معلومات کا خزانہ ہوگا جس سے فاروق کے ناظرین ہی خدا کے فضل سے مستفید ہوا کرینگے۔ اور خاکسار ایڈیٹر حضرت قبلہ مفتی صاحب کا تہ دل سے شکر گذار ہے۔ کہ جناب ممدوح نے فاروق کو دلچسپ بنانے کیلئے باوجود قلیل الفرصت ہونے کے یہ تکلیف محض امداداً وللثواب گوارا فرمائی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ آمین

ناظرین فاروق ان سوالات کو خوب یاد رکھیں۔ بلکہ علیحدہ اپنی کاپیوں میں نوٹ کرتے رہیں۔ تاکہ فائدہ کا موجب ہوں۔

(ایڈیٹر)

سوال نمبر (۱)

یسعیاہ نبی نے پیشگوئی کی تھی۔ کہ کنواری بیٹا جنے گی۔ اور اسکا نام عمانوئیل رکھے گی۔

یسعیاہ باب ۷ آیت ۱۴

انجیل متی باب ۱ آیت ۲۳ میں لکھا ہے۔ کہ یہ پیشگوئی یسوع مسیح کی پیدائش میں پوری ہوئی۔ لیکن مسیح کی ماں مریم صدیقہ نے اپنے بیٹے کا نام یسوع رکھا ہے۔ عمانوئیل نہیں رکھا۔ نہ مسیح نے خود اپنا نام عمانوئیل رکھا۔ نہ خدا نے مسیح کا نام عمانوئیل رکھا۔ پس عمانوئیل والی پیشگوئی یسوع پر کس طرح لگ سکتی ہے۔ مہربانی کرکے مطلع فرماویں۔

سوال نمبر (۲)

اور اگر یہ پیشگوئی یسوع پر نہیں لگ سکتی تو معلوم ہوا کہ متی صاحب کو اس کے سمجھنے میں غلطی لگی ہے یہ متی کا اپنا خیال تھا۔ جو غور کرنے سے صحیح نہیں ثابت ہوا۔ پس کیوں تسلیم نہ کیا جاوے۔ کہ متی کا کلام از روئے الہام نہیں ہے۔ کیونکہ الہام میں ایسی غلطی نہیں ہو سکتی۔

سوال نمبر (۳)

مذکورہ بالا پیشگوئی میں یسعیاہ تو کہتا ہے۔ کہ عورت خود اپنے بیٹے کا نام عمانوئیل رکھے گی۔ مگر متی یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا لوگ اسکا نام عمانوئیل رکھیں گے۔ دو الہامی کلاموں کے درمیان اسقدر فرق نہیں ہو سکتا۔ یا ان میں سے جو ٹھیک ہے اسکو الہامی ماننا پڑے گا۔ اور دوسرے کو غیر الہامی۔ پس یہاں کیا کیا جاوے۔ کس کو صحیح مانا جاوے۔ اور کس کو غلط حالانکہ دونوں باتیں الہامی عہد ناموں کے اندر مندرج ہیں۔ مہربانی کرکے مطلع فرماویں۔

سوال نمبر (۴)

اصل عبرانی لفظ یسعیاہ کے کلام میں علمہ ہے۔ جس کے معنی ہیں لڑکی نہ کہ کنواری۔ لغت عبرانی میں یہ لفظ نوجوان لڑکی کیواسطے آتا ہے۔ جو کہ شادی کے قابل ہو۔ خواہ بیاہی ہوئی ہو خواہ بے بیاہی۔ خصوصیت سے کنوارپن اس لفظ سے ظاہر نہیں ہوتا۔ ملاحظہ ہو۔ جسے فی س عبرانی لغت صفحہ ۷۷۰۔ بالکہ کنواری کیواسطے عبرانی زبان میں ایک اور لفظ ہے۔ اور وہ بتولہ ہے۔ علمہ کا لفظ علم کی تانیث ہے علم عبرانی میں غلام یعنی نوجوان کو کہتے ہیں۔ علمہ کا لفظ بائبل میں۔ اور جہاں کہیں آیا ہے۔ اس سے مراد نوجوان لڑکی لیا گیا ہے۔ کنوارپن کی شرط نہیں پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اسجگہ کنوارپن کے معنے کئے جائیں۔ مہربانی کرکے مطلع فرماویں۔

سوال نمبر (۵)

یسعیاہ کی کتاب میں ہی لڑکے کے پیدا ہونے کی پیشگوئی ہے۔ اور اسی کتاب میں اسکے پورا ہو جانیکا بھی ذکر ہے۔ دیکھو یسعیاہ باب ۸ و ۹۔ اصل بات صرف یہ ہے۔ کہ یہودیوں کے بادشاہ آخز کے دو دشمن تھے۔ جن کا نام رصین اور فقح تھا۔ ان دشمنوں نے ارادہ کیا۔ کہ آخز پر حملہ کریں۔ آخز نے گھبراکر نبی یسعیاہ سے دعا کی درخواست کی۔ اور تشفی چاہی۔ تب خدا تعالیٰ نے بطور تشفی کے پیشگوئی کی۔ اور ایک لڑکی کی طرف اشارہ کیا۔ کہ جب یہ حاملہ ہوکر بیٹا جنے گی۔ تو اسوقت تمہارے دشمن تباہ ہو جائیں گے۔ چنانچہ باب ۸ میں لکھا ہے۔ کہ نبی کی جورو سے لڑکا ہوا۔ اور اسکے جوان ہونے کے قبل دشمن تباہ ہو گئے۔ تمام یہودی علماء ہمیشہ سے یہی مانتے چلے آئے کہ یہ نبوۃ پوری ہو چکی ہے۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اسکو حضرت مسیح پر لگایا جاوے۔ مہربانی کرکے مطلع فرماویں۔

سوال نمبر (۶)

یسوع مسیح بار بار اپنے آپ کو ابن آدم کہتا ہے۔ جو کنواری سے پیدا ہو وہ ابن آدم نہیں کہلا سکتا نیز مسیح کو انجیل میں یوسف کا بیٹا بھی کہا گیا ہے۔ جہاں لکھا ہے۔ دیکھ تیرے ماں اور باپ تجھے تلاش کرتے ہیں۔ لوقا باب ۲ آیت ۴۸۔

پھر لکھا ہے۔ یسوع ابن داؤد اگر بالفرض علمہ کے معنی کنواری کے ہوں۔ اور مسیح کنواری سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیدا ہوا۔ تو پھر کیوں انجیل میں بار بار اسے ابن آدم اور ابن داؤد کا بیٹا اور یوسف نجار کا بیٹا کہا گیا ہے۔ مہربانی کر کے مطلع فرمادیں۔

سوال نمبر (۷)

متی نے اور لوقا نے یسوع مسیح کا نسب نامہ لکھا ہے۔ لیکن نسب ناموں کا علم رکھنے والے اس بات کو بخوبی جانتے ہیں۔ کہ نسب نامہ باپ کی طرف سے ملایا جاتا ہے۔ لیکن جس شخص کا باپ کوئی انسان نہ ہو۔ بلکہ اس کی پیدائش روح القدس سے ہو۔ اس کا نسب نامہ انسانوں میں نہیں ہو سکتا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا نسب نامہ لکھا گیا۔ مہربانی کر کے مطلع فرمادیں۔

سوال نمبر (۸)

متی نے مسیح کا نسب نامہ مریم کے خاوند یوسف نجار اور اسکے باپ دادوں کے ساتھ ملایا ہے۔ حالانکہ یوسف نجار مسیح کا باپ نہ تھا۔ ہاں مسیح کی والدہ کا خاوند ضرور تھا۔ لیکن یہ کوئی قاعدہ نہیں کہ کوئی شخص اپنی ماں کے خاوند کے نسب نامہ میں ملایا جائے۔ حالانکہ وہ اسکا بیٹا نہ ہو۔ پس یہ نسب نامہ خلاف قاعدہ۔ خلاف قانون اور خلاف عرف ہے۔ اور واقعات صحیحہ اور مسلمہ کے خلاف ہے۔ اسکو کیونکر الہامی کلام مان سکتے ہیں۔ مہربانی کر کے مطلع فرمادیں۔

سوال نمبر (۹)

ایسا ہی لوقا نے بھی یسوع کا نسب نامہ یوسف اور اسکے باپ دادوں کے ساتھ ملایا ہے جو خلاف واقعہ بات ہے۔ پس کیونکر تسلیم کیا جائے کہ لوقا کا کلام الہامی ہے۔ مہربانی کر کے مطلع فرمادیں

سوال نمبر (۱۰)

متی اور لوقا نے جو نسب نامے دیئے ہیں وہ آپس میں ایک دوسرے سے نہیں ملتے۔ بلکہ اُن میں بہت اختلاف ہے۔ اس اختلاف کے ہوتے ہوئے وہ دونوں صحیح نہیں ہو سکتے۔ ضرور ہے کہ ایک اُن میں سے صحیح ہو تو دوسرا غلط ہو۔ اور جو غلط ہو۔ وہ الہامی نہیں ہو سکتا۔ پس کس کو غلط مانیں۔ اور کس کو صحیح۔ اگر دونوں صحیح ہیں۔ تو اُن کی ایک دوسرے کے ساتھ مطابقت ثابت کرنی چاہیئے۔ مہربانی کر کے مطلع فرمادیں۔

تنقیدت صحیح

بابی غداروں نے جو بہائی حال میں لوگوں کو پھنسانیکے لئے قسم قسم کی چالیں اختیار کر رکھی ہیں۔ انمیں سے ایک چال یہ بھی ہے کہ کوئی فرضی مباحثہ کسی نامعلوم الاسم و مجہول الحال کے نام سے چھپوا کر شائع کر دیتے ہیں۔ جسمیں اپنے دلائل تو خوب بنا سنوار کر نقل کرتے ہیں۔ اور مدمقابل کے بہت کمزور اور پودے طرز پر اور پھر اس کتاب کو لوگوں میں پھیلا کر بہائی مذہب کی صداقت چاہتے ہیں۔ چنانچہ اسی بدعادت کے مطابق انہوں نے ایک رسالہ "برہان صریح" نام سے شائع کیا۔ جسکو کسی گمنام احمدی سے مباحثہ کے طرز پر لکھکر یہ دکھایا۔ کہ سید محمد علی باب ایرانی مہدی معہود اور مرزا حسین علی معروف بہ بہاء اللہ مسیح موعود تھا۔ مہدی اور مسیح ایک شخص نہیں ہو سکتا اسلئے مرزا صاحب قادیانی نہ مہدی تھے نہ مسیح اور خفیہ طور پر اس کتاب کو احمدیوں کو دکھا کر دیکھا کہ میں ڈالنے کی کوشش کرتے تھے۔ خدا کے فضل سے انکا اس جال کی ایک ایک تار کو ایسے زبردست دلائل سے سلسلہ احمدیہ کے ہونہار جلال دین شمس مولوی فاضل سیکھوانی نے توڑ دیا ہے۔ اور باوجود اس کتاب کو خاکسار ایڈیٹر فاروق کے ہاتھ سے حاصل کر لینے کے غداران سلسلہ علمی و تبہا نے اسکا نام تک نہیں لیا۔ اور بے شرمی سے روشنہ دلائل کو ہی بایا اپنے اخبار میں دُہراتے رہتے ہیں۔ بابی مذہب اور بہائی جماعت کی پوری حقیقت معلوم کرنیکے واسطے یہ زبردست پہلا حربہ ہے۔ جسمیں بدلائل عقلیہ و نقلیہ و تاریخیہ حضرت مسیح موعود کا مہدی و مسیح ہونا اور باب و بہاء اللہ کا کاذب و مفتری ہونا مندرج ہے۔ صفحات رسالہ ۱۴۴ قیمت کیا گیا ہے۔ ایک نمونہ کیلئے ۱۰ کے ٹکٹ بھیجکر منگا لیں۔ ایجنٹ صاحبان زیادہ کی طلب کریں۔ منیجر

وصیت نمبر ۲۲۸۰

میں کریم بی بی بیوہ عمرالدین قوم ارائیں ساکن شہر سیالکوٹ محلہ اراضی یعقوب کی ہوں۔ اور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو اسکے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت وصیت کردہ سے منہا کر دیجاویگی۔

(۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ (آٹھ سو روپیہ کا زیور ہے) ۴ ۲/۲۵

گواہ شد:۔ غلام حسین نمبردار بقلم خود۔ العبد مسمات کریم بی بی بیوہ عمردین ساکن سیالکوٹ۔ گواہ شد۔ روشن دین

سُرمہ چشم آریہ

(از مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

ممیرا ہے نہ موتی ہیں یہ سُرمہ ہے مسیحائی
نہیں ہیں اسکے موجد ہم یہی ہے انمیں سچائی
بڑی خوش قسمتی اس کی لگاوے ایسے سُرمہ کو
بنانے کی بنی نے جس کے خود ترکیب بتلائی
میاں سنگھ سرمہ والے نے سرمہ بھیجکر سارٹیفکیٹ طلب کیا تو حضورؑ نے دوران تقریر میں فرمایا۔ کہ سرمہ تو دراصل (سرس) کے عرق میں بنتا ہے۔ اور سرس کو عربی میں (سلطان الاشجار) کہتے ہیں۔ ناظرین اسی غرض کیلئے ہمنے اپنے گھر میں سرس کا درخت لگا کر عرصہ دراز میں یہ سرمہ مسیحائی تیار کیا ہے۔ جو کہ جملہ امراض چشم کو اکسیر ہے یہ متبرک سرمہ اگر غور کیا جاوے تو اشرفی تولہ کو بھی مُفت ہے بغرض رفاہ عام دو روپیہ آٹھ آنہ عجائی تولہ موصولڈاک وغیرہ ملیگا۔

پتہ

ایس عزیز الرحمن ایم فاروق بکشن انجینئر قادیان ضلع گورداسپور

(فاروق پریس قادیان میں باہتمام قاسم علی پرنٹر و پبلشر و پروپرائیٹر چھپکر شائع ہوا)